6742 ـ عورت كا سير و تفريح اور ضرورى اشياء كى خريدارى كرنا

سوال

جب لوگ كہتے ہيں كہ عورتوں كو باہر نہيں نكلنا چاہيے، بلكہ اگر كوئى شديد ضرورت ہو تو وہ باہر نكل سكتى ہے، تو ميں اس سے بہت پريشان ہوتى ہوں، ميرا سوال يہ ہے كہ آيا چھوٹى موٹى ضروريات (يا جائز اور حلال سيروتفريح) كے ليے بھى باہر جانا حرام شمار ہوتا ہے، چاہے مكمل پردہ كر كے جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اسلام عورت كى عزت و كرامت كى حفاظت كے ليے آيا ہے، اور شريعت اسلاميہ نے اس كے ليے كئى ايك احكام مشروع كيے ہيں جو اس كى حفاظت كرتے ہيں.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم اپنے گھروں ميں ٹكى رہو الاحزاب (33).

اس بنا پر اصل تو يہى ہے كہ عورت اپنے گھر ميں ہى رہے، اور بغير كسى ضرورت و حاجت كے باہر نہ نكلے، اور دين اسلام نے تو عورت كى گھر ميں نماز كى ادائيگى كو مسجد ميں آكر نما زادا كرنے سے بھى بہتر قرار ديا ہے، ﴿چاہے مسجد حرام ميں ہى ہو).

اس يہ معنى نہيں كہ عورت گھر ميں ہى قيد كر ركھ دى گئى ہے، بلكہ اس كے ليے دين اسلام نے مسجد جانا مباح كيا ہے، اور اس پر حج اور عمرہ كى ادائيگى، اور نماز عيد وغيرہ واجب كى ہے، اور اس كے ليے اپنے عزيز و اقارب اور رشتہ داروں اكى زيارت و ملاقات كے ليے جانا بھى مشروع ہے، اور وہ اہل علم سے فتوى لينے اور سوال دريافت كرنے كے ليے بھى جا سكتى ہے.

اور اسى طرح عورتوں كے ليے اپنى ضروريات كے ليے باہر نكلنے كى بھى اجازت ہے، ليكن يہ سب كچھ شرعى قوانين و ضوابط كے تحت رہتے ہوئے كيا جائيگا، كہ محرم كے بغير سفر نہ ہو، اور راستہ بھى پرامن ہو، اور حضر بھى پرامن ہو، اور اسى طرح وہ مكمل باپردہ ہو كر باہر نكلے، نہ كہ بےپرد اور زيب و زينت اختيار كر كے.

اس کے متعلق کئی ایك شرعی نصوص وارد ہیں:

ا ـ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (827) صحیح مسلم حدیث نمبر (442).

ب ـ عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا:

" جب تم (عورتوں) میں سے کوئی مسجد آئے تو وہ خوشبو مت لگائے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (443).

ج ـ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہو گئی تو اس نے اپنی کھجوروں کا پھل اتارنا چاہا تو ایك شخص نے انہیں باہر نکلنے سے ڈانٹا، چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیوں نہیں، تم اپنی کھجوروں کا پھل اتارو، امید ہے تم صدقہ کرو یا پھر کوئی نیکی کا کام "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1483).

اور سوال میں جس تفریح کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، ہو سکتا ہے اس تفریح میں اجنبی اور غیر محرم مردوں سے اختلاط بھی اور دیکھنا بھی، یا پھر بغیر محرم کے سفرن یا بغیر کسی فائدہ کے بکثرت ہو؛ اس لیے یہاں یہ تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ تفریح حقیقتا مباح اور حلال ہو، اور اللہ تعالی کی سزا کا موجب بننے والے حرام کاموں سے خالی ہو.

اس لیے اگر عورت کسی ایسی جگہ جائے جہاں نہ تو حرام کام ہو، اور نہ ہی عورت اس وجہ سے بکثرت باہر جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں عفت و عصمت، اور بہتر دین سے نوازے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .